سمجھتے نہیں، ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح؛ بلکہ ان سے بڑھ کر بھٹکے ہوئے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔'' [الأعراف ١٧٩]

ٹال مٹول: آج کا کام کل پر ڈالنا۔ کسی کام میں ٹال مٹول کرنا وقت اور عمر برباد کرنے والی بلا ہے، افسوس ہے کہ لفظ ''عنقریب'' یا ''کچھ دیر بعد'' بہت سے مسلمانوں کی عادت بن گئی ہے۔ حسن بصریؒ کا قول ہے: ''ٹال مٹول یا آج کا کام کل پر ڈالنے سے بچو؛ کیونکہ تو آج کے لیے ہے اور کل کا کوئی بھروسہ نہیں۔''

غفلت اور ٹال مٹول دونوں کا مشترکہ پہلو کہلاتا ہے: ''سستی'' یہ وہ بلا ہے، جس سے اللہ کے حبیب ﷺ اپنی دعاؤں میں رب کی پناہ مانگتے تھے: ''اللّٰهم ! إنّي أعوذُ بكَ مِنَ الْكَسَلِ والهَرَمِ والمَأثَم والمَغْرَم ومِن فتنةِ القبرِ وعذابِ النارِ ومِن شَرِّ فتنةِ الغِنٰى، وأعوذُ بكَ مِن فتنةِ القبرِ وأعوذُ بكَ مِن فتنةِ المسيحِ الدجّالِ. اللّٰهمَّ اغْسِلْ عنّي خطاياي بماءِ الثلجِ والبَرَدِ ونَقِّ قلبي من الخطايا كما نقّيْتَ الثوبَ الأبيضَ مِنَ الدَّنَسِ، وباعِدْ بيني وبينَ خطاياي كما باعدتَّ بينَ المشرقِ والمغربِ'' [صحيح البخاري ح:٦٣٦٨، ٦٣٧٥، صحيح مسلم ح:٧٠٤٦ عن عائشة] انتہائی قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ اس دعائے نبوی کی مذکورہ متفق علیہ روایت میں ''سستی'' سے پناہ مانگنا کا ذکر ''سب سے پہلے'' آیا ہے۔

لہٰذا میرے مسلمان بھائیو! ٹال مٹول سے بچیں، چونکہ کل تک زندہ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں، اگر کل کی زندگی کی ضمانت مل بھی جائے تو اچانک بیماری، کوئی رکاوٹ یا مصیبت سے راہِ فرار نہیں۔ یاد رکھیے کہ دن کا ایک کام ہے اور ہر وقت کے تئیں چند ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا مسلمان کی زندگی میں فرصت کا کوئی وقت نہیں ہے؛ جبکہ بندگی سے متعلق اعمال میں ٹال مٹول کرنا ان کو چھوڑنے کا عادی بناتا ہے۔

مجھے گلہ ہے

[مرسلہ: طالبہ/منیرہ محمد یعقوب گیتھاوی۔ اولیٰ عالیہ]

- ان امیر والدین سے جو اپنی اولاد کو بے جا لاڈ سے بگاڑنے کا باعث بنتے ہیں۔
- ان دوستوں سے جو ایک دوسرے کی چغلی کرتے ہیں۔
- ان لوگوں سے جو اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے۔
- ان لوگوں سے جو دوسروں کو خفا کر دیتے ہیں۔
- ان لوگوں سے جو غریبوں کی مدد نہیں کرتے۔
- والدین حضرات سے جو سگریٹ جیسی بری عادات کو ترک نہیں کرتے۔
- ان اساتذہ سے جو بچوں کو ٹھیک طرح سے نہیں پڑھاتے اور نہ ان میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اخوت اسلامی قسط:(۲۴)

صحابہ کرام ؓروئے زمین کا افضل طبقہ

شہید محراب حضرت عمر فاروق ؓ

آپ ؓ کے فضائل ومناقب:

آپ ؓ کے فضائل ومناقب بسیار ہیں۔ان سب کا تذکرہ اس عجالہ سریعہ میں ممکن نہیں۔قرآن کریم میں اصحابِ کرام ؓ کے لیے اللہ جل شانہ کی طرف سے جو دلآویز مدح وثنا وارد ہوئے ہیں۔وہ آپ ؓ اور خلفائے راشدین ؓ کے لیے بطریق اولیٰ حاصل وثابت ہیں۔جن میں سے بعض کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ان کے علاوہ جو فضائل رسول اللہ ﷺ، اصحاب کرام ؓ، علی مرتضیٰ ؓ اور اہل بیت عظام ؓ وغیرہ سے منقول ہیں،ان میں سے ,,مشت نمونہ از خروارے،، نذرِ قارئین کریں گے۔

فضائل ومناقب احادیث نبوی میں:

ا۔ حضرت ابوھریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا:''ایک آدمی گائے ہنکاتا جارہا تھا۔اتنے میں وہ اس پر سوار ہوا، پھر مارا بھی۔تب گائے نے کہا:''ہم اس مقصد کے لیے پیدا نہیں کیے گئے ہیں، بلکہ ہم کھیتی باڑی کے واسطے پیدا کیے گئے ہیں۔''لوگوں نے کہا:''سبحان اللہ!ایک گائے بات کرتی ہے!'' آپ ﷺ نے فرمایا:''میں اس واقعہ پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی۔'' حالانکہ وہ دونوں مجلس میں موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا:''ایک آدمی اپنے بھیڑ بکریوں میں تھا کہ اچانک بھیڑیا آکر ایک بکری اٹھالے گیا۔آدمی نے تعاقب کیا اور چھڑالیا۔اس پر بھیڑیا گویا ہوا:''تم نے مجھ سے آج چھین لی' مگر درندوں کے روز اس کا رکھوالا کون ہوگا؟ جس روز میرے سوا ان کے لیے کوئی چرواہا نہ ہوگا۔'' حاضرین نے فرطِ تعجب سے کہا:''سبحان اللہ!ایک بھیڑیا بول رہا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:''میں اس واقعہ کے صحیح ہونے پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی۔'' حالانکہ وہ دونوں مجلس میں موجود ہی نہ تھے۔''[اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان فضائل الصحابۃ ح:١٥٤٤] یعنی یہ دونوں ہستیاں' رسول ﷺ جو بھی بظاہر انہونی بات کرتے،اس پر مکمل یقین کرتے۔اور ان کے ایمان وتصدیق کا درجہ بہت اونچا تھا۔

۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار میں سویا ہوا تھا، دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو مجھ پر پیش کیا جا رہا ہے، اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ کے قمیص چھاتی تک ہیں، کچھ اس سے نیچے۔ مجھ پر عمرؓ کو پیش کیا گیا، ان پر ایک قمیص تھی جسے وہ کھینچتے چلے جا رہے تھے۔ صحابہؓ نے پوچھا: آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا ''اس کی تعبیر دین ہے۔'' [سابقہ حوالہ حدیث 1546]

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: 'ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے لیے دودھ کا پیالہ لایا گیا جسے میں نے پی لیا، یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر میں نے ناخنوں پر ظاہر دیکھ لیا۔ پھر میں نے بچا ہوا حصہ عمرؓ کو دیا۔'' لوگوں نے پوچھا: اس کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا: ''اس کی تعبیر علم ہے۔'' [سابقہ حوالہ حدیث 1547]

۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنواں پر بیٹھا دیکھا جہاں ایک ڈول رکھا ہوا تھا۔ میں نے جتنا اللہ نے چاہا پانی نکالا...... پھر وہ ایک بڑے ڈول میں تحویل ہوا، اسے میرے ہاتھ سے عمرؓ نے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی ماہر کار کو نہیں دیکھا عمرؓ جیسا پانی نکالتے ہوئے یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو باڑھ پہ لٹا دیا۔'' [سابقہ حوالہ ح ۱۵۴۸]

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ اور جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''ایک بار میں سویا ہوا تھا، میں نے خود کو جنت میں دیکھا۔ ناگہاں ایک عورت پر نظر پڑی جو ایک محل کے نزدیک وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ عمر بن خطابؓ کا ہے۔ پھر مجھے اس کی غیرتِ نفس یاد آ گئی تو میں پیچھے لوٹ آیا۔ یہ سننا تھا کہ عمرؓ رو پڑا اور کہا: کیا آپ پر بھی غیرت کروں اے اللہ کے رسول؟! [سابقہ حوالہ ح ۱۵۵۰] بخاری شریف کی حدیث نمبر ۳۶۷۹ کے مطابق وضو کرنے والی عورت حضرت رمصاء ام سلیم زوجہ ابوطلحہؓ تھی۔

۶۔ حضرت سعدؓ کی ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپؓ سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب بھی شیطان کسی گلی میں چلتے ہوئے تجھ سے ملا تو اس نے تیری گلی کو چھوڑ کر دوسری گلی کی راہ لی۔'' [سابقہ حوالہ ح ۱۵۵۲]

۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اریس نامی کنویں پر گئے جو کہ ایک باغ میں تھا، آپ ﷺ دونوں پیر لٹکا کر اس کی منڈیر پر بیٹھے۔ اتنے میں ابوبکرؓ آ گئے، وہ نبی ﷺ کی اجازت پا کر داخل ہوئے۔

آپ ﷺ نے انہیں جنت کی خوشخبری دی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منڈیر پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے میں نے عرض کیا: یہ عمر رضی اللہ عنہ ہے اور اجازت کا خواہاں ہے۔ فرمایا: اسے اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ پھر وہ بھی منڈیر پر پیر لٹکا کر بیٹھ گئے۔ [بخاری فضائل الصحابة باب ٥ ح ٣٦٧٤]

٨۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے، وہ لرزنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''احد ٹھہر جا! اس لیے کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید جلوہ افروز ہیں۔'' [بخاری ح ٣٦٧٥]

فائدہ: مؤخر الذکر دونوں ہستیوں کا شہادت عظمیٰ سے ہمکنار ہونا پہلے سے ثابت شدہ پیشنگوئی تھی۔

٩۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں الہام الٰہی والے لوگ گزر چکے ہیں۔ اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔'' [بخاری ح ٣٦٨٩]

١٠۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حق بات کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل میں ڈال دیا ہے۔'' [جامع الترمذی، مسند احمد]

١١۔ آپ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے دورِ مسعود میں لوگوں کے درمیان ایک دوسرے پر فضیلتوں کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ہم سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو، پھر عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل قرار دیتے تھے۔'' [بخاری فضائل الصحابة ح ٣٦٥٥] تاریخ ابن عساکر میں ہے کہ یہ افضلیت خلافت کے بارے میں تھی۔ [فتح الباری]

١٢۔ آپ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں ہے: ''عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد اصحاب رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی چھوڑ دیتے تھے۔ اور ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔'' [بخاری، ابوداؤد] خیثمہ بن سلیمان نے فضائل صحابہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ اس بات کو نبی کریم ﷺ سن لیتے اور کوئی نکیر نہ کرتے۔'' [تنقیح الرواۃ شرح المشکوٰۃ]

١٣۔ حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رازدانِ نبی ﷺ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پوچھا: فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا فرمان تم میں سے کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا: مجھے یاد ہے۔ فرمایا: تم تو اس پر جرأتمند ہو۔ میں نے کہا: ''آدمی کا فتنہ اپنی فیملی میں، مال وجائیداد میں، اولاد میں، اور پڑوسی میں ہو تو نماز، روزہ، صدقہ وخیرات، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کفارہ بنتے ہیں۔'' فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے، بلکہ وہ ابتلاء و پرآشوب فتنے ہیں جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں ماریں گے۔ میں نے کہا: ''امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں، آپ اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔'' پوچھا: اسے توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا: اسے توڑا جائے گا۔ فرمایا: ''پھر تو

کبھی بند نہ ہوگا۔'' ہم نے پوچھا: کیا عمرؓ جانتا تھا کہ دروازہ کون ہے؟ حذیفہؓ نے کہا: ''بالکل، جس طرح دن کے بعد رات کی آمد یقینی ہے۔ میں نے اسے ایسی حدیث بیان کی ہے جو پہیلی قسم کی نہیں۔ ہم تو حضرت حذیفہؓ سے پوچھنے سے ڈرے تو ساتھی مسروق کو حکم دیا کہ حذیفہؓ سے پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو جواب ملا کہ وہ دروازہ خود عمرؓ ہے۔ [بخاری مواقیت الصلاۃ باب ٤ ح٥٢٥]

آپؓ کے فضائل وعلو مقامی اصحاب نبیؐ کے نزدیک:

✿ محمد بن علی المرتضٰی المعروف ابن الحنفیہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا: نبی ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص کون ہے؟ کہا: ''ابوبکرؓ'' میں نے پوچھا: پھر کون؟ کہا: پھر ''عمرؓ''۔ اب میں ڈر گیا کہ کہیں عثمانؓ کا نام نہ لے۔ چنانچہ میں نے کہا: پھر آپ ہوں گے؟! کہا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام فرد کے علاوہ کچھ نہیں۔ [بخاری باب ٥ ح٣٦٧١]

یہ آخری بات آپؓ نے فرطِ تواضع وفروتنی سے کہا ہے۔ ورنہ آپؓ اس دور کے مسلمانوں میں ایک اعلیٰ مقام ومرتبہ رکھتے تھے۔ بڑے کریم النفس لوگ ہمیشہ دوسروں کو اعلیٰ مقام دیتے ہیں اور خودنمائی سے حد درجہ پرہیز کرتے ہیں۔

✿ حضرت انسؓ کہتے ہیں: ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: ''قیامت کب ہوگی؟'' فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟'' جواب ملا: کچھ نہیں، مگر یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو اپنے محبوب لوگوں کے ساتھ ہوگا۔'' انسؓ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے کہ ''تو اپنے محبوب لوگوں کے ساتھ ہوگا'' ہمیں اتنی خوشی ہوئی جتنی کسی اور چیز پر نہیں ہوئی تھی۔ میں نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ وعمرؓ سے محبت کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ان کی محبت کی بدولت ان کے ساتھ ہوں گا، اگرچہ ان کا جیسا عمل میں نے نہیں کیا ہے۔'' [بخاری ح٣٦٨٨]

✿ حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حق بات عمرؓ کی زبان پر رکھی ہے جسے وہ کہتا ہے۔ [مسند احمد، مستدرک حاکم، تاریخ ابن عساکر]

✿ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں: آیت ﴿وشاورهم في الأمر﴾ ابوبکر وعمرؓ کے بارے میں اتری ہے۔ آپ دونوں، نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے خصوصی ساتھی، وزیر ومشیر اور مسلمانوں کے باپ تھے۔'' [تفسیر ابن کثیر]

حضرت عمرؓ اور اہل بیت کے مابین مضبوط روابط:

آپؓ دیگر صحابہ کرامؓ کی طرح اہل بیت اطہارؓ سے غیر متزلزل محبت وعقیدت اور روابط رکھتے تھے۔ یہ عقیدت

واحترام ایک دوسرے کی مدح وثنا، نصرت وتعاون، اخلاص وخیر خواہی، اسمائے گرامی، رشتہ داری اور دامادی کے تبادلے کی شکل میں روزِ روشن کی طرح عیاں تھا۔

علی مرتضیٰ ﷛ کے نزدیک آپ ﷛ کا مقام ومرتبہ: فضیلت ابوبکر وعمر میں آپ ﷛ کے کچھ اقوال پچھلے عنوان میں گزر چکے ہیں۔ باقی کچھ فرامین مرتضوی پیش خدمت ہیں:

✿ آپ ﷛ فرماتے ہیں: ''ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر ﷛ کی زبان سے ادا ہوتی ہے۔ [دلائل النبوة، سنن سعید بن منصور، حلیة الأولیاء] اس کی سند حسن ہے۔ اور یہ قول حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ اور طارق بن شہابؒ سے بھی مروی ہے۔ [تنقیح الرواة شرح المشکوٰة]

✿ ابو مریمؒ کہتے ہیں کہ میں نے علی ﷛ کے جسم پر ایک کمبل دیکھا، جس کے کنارے گھس چکے تھے۔ میں نے کہا: ''امیر المؤمنین! آپ اس کمبل کو اتار پھینکیں اور کوئی دوسرا کمبل اپنے منہ پر اوڑھ لیں۔ یہ سنتے ہی آپ نے وہ کمبل اپنے منہ پر ڈال دیا اور زار وقطار رونے لگا۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ میری اس بات کا آپ پر اس قدر ناخوشگوار اثر ہوگا، تو میں یہ بات کبھی نہ کہتا۔ فرمایا: ''یہ کمبل میرے دوست نے پہنایا تھا۔'' میں نے عرض کیا: آپ کا دوست کون تھا؟ فرمایا: ''عمر بن خطاب ﷛، انہوں نے اللہ سے خلوص کا معاملہ کیا تو اللہ نے ان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کیا۔'' [مصنف أبي بکرابن أبي شیبة ح۱۲۰۴۲]

✿ عبد خیرؒ کہتے ہیں کہ علی ﷛ سے میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''بیشک عمر ﷛ توفیق یافتہ اور معاملات میں درست فیصلہ کرنے والا تھا۔ واللہ میں کسی چیز میں تبدیلی نہیں لاؤں گا، جسے عمر ﷛ نے سرانجام دیا ہو۔ [بخاری تاریخ کبیر ۲۴۵/٤]

✿ آپ ﷛ نے امیر معاویہ ﷛ کو لکھا: ''اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کے لیے مسلمانوں میں سے کچھ مددگاروں کا انتخاب کیا، چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس اسلام میں اپنے اپنے فضائل ومراتب کے حساب سے مقام رکھتے ہیں۔ ان میں سے اسلام میں سب سے افضل جیسا کہ تیرا خیال ہے اور اللہ ورسول ﷺ کے لیے سب سے زیادہ ناصح خلیفہ صدیق ﷛ ہے، پھر خلیفہ کا خلیفہ فاروق ﷛ ہے۔ مجھے عمر دینے والے کی قسم! بیشک ان دونوں کا مقام اسلام میں بہت اونچا ہے۔ اور ان دونوں کی وفات اسلام کے لیے ایک کاری زخم ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم فرمائے۔ اور ان دونوں کی اچھی خدمات کا صلہ عطا کرے۔'' [ابن میثم بحراني : شرح نهج البلاغة]

امام محمد باقرؒ کے نزیک آپ ﷛ کا مقام: ✿ کثیر النواء کہتے ہیں: میں محمد الباقر بن علی زین العابدین پر